مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

اللہ کی نعمتیں اور انسانوں کی ناشکری

سرمایہ داروں اور محنت کشوں کے درمیان یہ بحث ہے کہ اصل چیز سرمایہ ہے یا محنت۔ سرمایہ دارانہ ذہنیت کے لوگ بضد ہیں کہ اصل چیز سرمایہ ہے۔ سرمایہ ہوگا تو محنت کے مواقع پیدا ہوں گے لہٰذا سرمایہ مقدم ہے۔ دوسری طرف سوشلزم اور کمیونزم والے کہتے ہیں کہ سرمایہ محنت سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر محنت ہی نہیں ہے تو سرمایہ کہاں سے آئے گا؟ لہٰذا وہ مزدوروں کے حقوق کو مقدم سمجھتے ہیں۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ کسی چیز کا مالک نہ سرمایہ دار ہے اور نہ محنت کش' بلکہ مالک حقیقی خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔ انسانی ملکیت عارضی ہے اور اللہ کی عطا کردہ ہے۔ اللہ نے آزمائش کے لیے ملکیت ان کو عطا کی ہے۔ ان سے پہلے بھی وہی مالک تھا اور ان کے بعد بھی وہی مالک ہوگا لہٰذا اس کے مقرر کردہ ضابطے کے مطابق عمل کرنا چاہیے تاکہ دنیا میں امن قائم رہے۔

فرمایا ہم نے مویشی پیدا کر کے انسانوں کی ملکیت میں دے دیے وذللناها لهم اور پھر ان مویشیوں کو انسانوں کے تابع کر دیا۔ ہاتھی' اونٹ' گھوڑا' گائے' بھینس کتنے بڑے بڑے جانور ہیں جو انسانوں سے بیسیوں گنا زیادہ طاقتور ہیں مگر اللہ نے ان کے طبائع میں یہ بات ڈال دی ہے کہ تمہیں انسان کی خدمت کرنا ہے۔ چنانچہ وہ اتنے طاقتور ہونے کے باوجود انسان کے اشارے پر چلتے ہیں اور ہر وہ کام کرتے ہیں جو انسان کو مطلوب ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا فمنها ركوبهم بعض ان میں سے وہ ہیں جو انسانوں کے لیے سواری کا کام دیتے ہیں۔ ومنها ياكلون اور ان میں سے بعض کو گوشت کھاتے ہیں۔ دیکھ لیں گدھا' خچر' گھوڑا' اونٹ وغیرہ سواری کا کام دیتے ہیں اور گائے' بھینس' بھیڑ' بکری کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

فرمایا ولهم فيها منافع ان جانوروں میں انسانوں کے لیے دیگر فوائد بھی ہیں۔ ان کے بال' کھال' ہڈیاں' چربی' گھی' سینگ اور چمڑا تک انسانی ضروریات کا حصہ ہیں۔ جانوروں کا تو گوبر بھی ضائع نہیں جاتا۔ اس کو سکھا کر ایندھن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی کھاد استعمال میں لائی جاتی ہے۔ اب تو توانائی پیدا کرنے کے لیے گوبر کے پلانٹ بھی لگ رہے ہیں۔ ومشارب اور جانور انسانوں کے لیے پینے کے گھاٹ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے تھنوں میں وافر دودھ پیدا کر دیا ہے جو انسانی خوراک کا ایک اہم حصہ ہے۔ فرمایا افلا يشكرون اتنے فوائد حاصل کرنے کے باوجود بھی کیا یہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے؟ امام بیہقیؒ اور امام ترمذیؒ نے حضرت ابو درداءؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ انسانوں اور جنوں کی حالت عجیب ہے اخلق ويعبد غيري کہ پیدا میں کرتا ہوں مگر یہ عبادت دوسروں کی کرتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ نعمت میں دیتا ہوں مگر یہ شکریہ غیروں کا ادا کرتے ہیں' انسانوں کی طرح جن بھی مختلف پارٹیوں اور فرقوں میں تقسیم ہیں اور وہ ناشکر گزاری کرتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ کفر و شرک' بد عقیدگی' ناشکر گزاری ہی کا نتیجہ ہے۔ ظلم و تعدی' معصیت سب ناشکر گزاری کا حصہ ہیں۔ اگر انسان اللہ کی نعمتوں کی قدر کرتے تو ناشکر گزار نہ بنتے۔

آگے اللہ نے شرک کی مذمت بیان فرمائی۔ واتخذوا من دون اللہ الهة انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں جن کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ ان سے مرادیں مانگتے ہیں' ان کو نذر و نیاز پیش کرتے ہیں' ان کو مافوق الاسباب پکارتے ہیں' ان کے نام کی دہائی دیتے ہیں۔ یہ سب مشرکانہ باتیں ہیں۔ کیونکہ خالق اور مالک تو میں ہوں' اور معبود وہی ہو سکتا ہے جو خالق ہے۔ لہٰذا یہ غیروں کو معبود کیوں بناتے ہیں؟ اور ایسا کرنے سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے لعلهم ينصرون شاید کہ وہ مدد کیے جائیں۔ یہ معبود مشکل وقت میں ان کی مدد کو پہنچیں گے۔ فرمایا وہ بیچارے ان کی کیا مدد کریں گے لا يستطيعون نصرهم وہ تو ان کی مدد کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ ان کی حالت تو یہ ہوگی وهم لهم جند محضرون یہ لوگ ان معبودوں کے لشکر ہوں گے' ان سب کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔ سب عابد اور معبود اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو اللہ پوچھے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے رہے۔ مگر کسی سے کوئی جواب بن نہیں آئے گا اور پھر عابد اور معبود ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

کافر اور مشرک لوگ پیغمبر اسلام اور آپ کے پیروکاروں کو سخت ذہنی اور جسمانی اذیت پہنچاتے تھے۔ اللہ نے تسلی کے طور پر فرمایا فلا يحزنك قولهم ان کی باتیں آپ کو غم میں نہ ڈالیں۔ انا نعلم ما يسرون وما يعلنون ہم خوب جانتے ہیں جس چیز کو یہ چھپاتے ہیں اور جس کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہمارے علم سے ان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں' ہم ان کی نیت اور ارادے سے بھی واقف ہیں اور ظاہری حرکات کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ ان کی خفیہ منصوبہ بندیاں بھی ہمارے سامنے ہیں اور ان کے نفاق کو ہم جانتے ہیں۔ نافرمانوں نے پہلے انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا' آپ غم نہ کریں بلکہ اپنا کام جاری رکھیں' ہم خود ان سے نپٹ لیں گے۔